فون نمبر ۹۴ ۔ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

REGD. NO. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″

یوم شنبہ

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے
۱۴ جمادی الاول ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ ۔ ۲۱ تبوک ۱۳۴۰ھش ۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء ۔ نمبر ۲۴۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۰ اکتوبر بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کی غرض سے صدر امریکہ کے نمائندے کراچی پہنچ گئے

بات چیت دونوں ملکوں کے درمیان تجارت سے متعلقہ مسائل تک محدود رہے گی

کراچی ۲۰ اکتوبر۔ صدر کینیڈی کے خاص نمائندے مسٹر لونگسٹن ٹی مرچنٹ کل صبح کراچی پہنچ گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی سے ملاقات کی۔ وہ آج راولپنڈی پہنچ کر صدر ایوب اور وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر سے بات چیت کریں گے اور پھر کابل جائیں گے۔ واضح رہے کہ مسٹر مرچنٹ کو پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ دونوں ملکوں کے درمیان خاص طور پر سامان کی نقل و حمل کا مسئلہ سلجھانے کی کوشش کریں گے مسٹر مرچنٹ کینیڈا میں امریکہ کے سفیر ہیں وہ اپنی بیوی کے ہمراہ کراچی پہنچے تو فضائی اڈہ پر امریکی ایمبیسیڈر مسٹر ولیم رونٹری، وزارت امور خارجہ کے ڈائرکٹر مسٹر ایم فاروقی اور امریکی سفارت خانہ کے ارکان نے ان کا استقبال کیا۔ خیال ہے کہ وہ راولپنڈی میں دو روز سے زیادہ قیام نہیں کریں گے۔ باخبر حلقوں نے بتایا کہ پاکستان اور افغانستان کے راہنماؤں سے مسٹر مرچنٹ کی بات چیت دونوں ملکوں کے درمیان تجارت سے متعلقہ معاملات تک محدود ہوگی۔

اقوام متحدہ مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں بری طرح ناکام رہی ہے

اپنے عہدہ کا حلف اٹھانے کے بعد آزاد کشمیر کے منتخب صدر مسٹر خورشید کا اعلان

مظفر آباد ۲۰ اکتوبر۔ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر مسٹر خورشید نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ اپنے فیصلوں پر عمل کرانے میں بری طرح ناکام ثابت ہوئی ہے اور حق خود اختیاری کے حصول کے لئے اب جدوجہد پُرامن طریقوں پر مزید انحصار نہیں کیا جا سکتا۔

مسٹر خورشید نے کہا کشمیر کی آزادی کی جدوجہد کا نازک مرحلہ شروع ہو چکا ہے۔ مسٹر خورشید نے کہا جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کشمیریوں کی قانونی حکومت ہے۔ جو پورے جموں و کشمیر کی نمائندگی کا دعوےٰ کر سکتی ہے۔ مسٹر خورشید کل جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے پہلے منتخب صدر کے عہدے کا حلف اٹھانے کے بعد تقریر کر رہے تھے۔ آپ کو ۵ برس کے لئے آزاد حکومت کا صدر منتخب کیا گیا ہے۔

حلف اٹھانے کی تقریب کے بعد مسٹر خورشید نے بتایا کہ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کو بین الاقوامی طور پر تسلیم کرانے کے مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لینے کے لئے ماہرین کی ایک جماعت مقرر کی جائے گی۔ آپ نے کہا یہ ماہرین بین الاقوامی فوجی اور مالی اور دیگر سوالوں کا جائزہ لیں گے۔

قاہرہ ۲۰ اکتوبر۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال ناصر نے اپنی کابینہ میں تبدیلیاں کیں۔ لیکن ممتاز عہدوں پر تبدیلی بہت معمولی تھی۔

صدر کو کل بتایا گیا کہ بلجیم کے زیر انتظام اردنڈی کے علاقہ میں انقلاب اور مزید سیاسی قتل ناگزیر ہے۔

جنرل گرسل صدارتی انتخاب لڑیں گے

انقرہ ۲۰ اکتوبر۔ ترکیہ کے صدر جنرل گرسل نے آج کہا کہ اگلے بدھ کے روز جب ترکیہ کی نئی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ تو میں بھی صدر کے انتخاب میں امیدوار کھڑا ہوں گا۔ آپ نے بتایا کہ عام انتخابات کے نتائج کا اعلان عنقریب کر دیا جائے گا۔ جنرل گرسل نے چاروں سیاسی جماعتوں کی مخلوط حکومت قائم کرنے کی تجویز کی حمایت کی۔ اور کہا کہ ان جماعتوں کو ملک کی بہتری کے لئے تعمیری مفاہمت کرنی پڑے گی۔

اردنڈی میں انقلاب ناگزیر ہے

اقوام متحدہ نیویارک ۲۰ اکتوبر۔ اقوام متحدہ کے ذرائع نے بتایا ہے کہ سلامتی کونسل کے م

امریکی حکومت تنازعہ کشمیر میں برابر دلچسپی لے رہی ہے

لاہور ۲۰ اکتوبر۔ پاکستان میں امریکی سفارت خانے نے یقین دلایا ہے کہ امریکی حکومت تنازعہ کشمیر سے متعلقہ امور میں مسلسل دلچسپی لے رہی ہے۔ یہ یقین دہانی ایک خط کے جواب میں کرائی گئی ہے جو بعض کشمیری لیڈروں نے صدر کینیڈی کو بھیجا تھا۔ امریکی سفارت خانے نے اس خط پر کشمیری راہنماؤں کا شکریہ ادا کیا ہے۔

کاغذ کی پیداوار میں ۵ ہزار ٹن کا اضافہ

ڈھاکہ ۲۰ اکتوبر۔ کرنافلی پیپر ملز مشرقی پاکستان میں کاغذ کی پیداوار میں گزشتہ سال ۵ ہزار ٹن کا اضافہ ہوا ہے۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۶۱ء کو ختم ہونے والے سال میں ۸ ہزار تین سو دس ٹن کاغذ تیار کیا گیا تھا۔ جبکہ گزشتہ سال ۲۳ ہزار ۴۷۰ ٹن کاغذ تیار ہوا تھا۔

درخواستِ دعا

— مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا جاکرتہ —

خاکسار گزشتہ ماہ جون کے ابتداء میں انفلوئنزا سے اور بعد میں Bronchitis سے بیمار ہو گیا علاج باقاعدہ جاری رکھا۔ مگر بیماری بڑھتی گئی۔ اس اثناء میں جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی سالانہ کانگرس منعقد ہوئی۔ اور خاکسار کو اس بابرکت اجتماع میں شمولیت کی توفیق مل سکی۔ کام کی زیادتی۔ کمزوریٔ صحت اور ذمہ داری کے احساس اور حالاتِ ملک نے صحت پر کافی اثر کیا۔ اگست کے دوسرے ہفتہ میں خاکسار کو بائیں ٹانگ پر عرق النساء کا حملہ ہو گیا اور چلنا پھرنا مشکل ہو گیا۔ علاج باقاعدہ جاری رکھا۔ معالج ڈاکٹر نے نہایت سخت، تیز اور زہریلی قسم کی ادویات لگاتار استعمال کرائیں جس کے نتیجہ میں جگر اور پتہ متورم ہو گئے ہیں۔ دائیں ہاتھ کی کہنی اور دائیں انگوٹھا میں نقرس کی تکلیف بھی ہے۔ جگر اور پتہ کی تکلیف میں اب قدرے آرام محسوس ہوتا ہے۔ بائیں ٹانگ کے درد میں بھی اب قدرے آرام ہے۔ لیکن پنڈلی اور ران کے اوپر کے حصہ میں کافی کھچاوٹ اور درد باقی ہے۔ نہایت عجز کے ساتھ خاکسار ملتمس ہے کہ بزرگانِ سلسلہ اور احباب کرام دعاؤں میں یاد فرمائیں کہ عند اللہ ماجور ہوں۔ نیز کہ اللہ تعالیٰ خدمتِ دین کی اعلیٰ سے اعلیٰ رنگ میں احسن طور پر توفیق دے۔ اور انجام بخیر کرے آمین

محتاجِ دعا۔ خادم سید شاہ محمد ۔ جاکرتہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۱ء

سبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض

سورۂ صف کا آغاز اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

سبح للہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض وھو العزیز الحکیم

یعنی ضرور تسبیح کریں گے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ تعالیٰ غالب آنے والا اور بڑی حکمتوں والا ہے۔

یہ ہر زبان کا اسلوب ہے کہ جب کوئی واقعہ آئندہ یقینی طور پر ہونے والا ہو تو اس کو ماضی کے صیغہ میں بیان کیا جاتا ہے، پنجابی یا اردو میں بھی جب یہ کہنا ہو کہ فلاں بات ضرور ہو جائے گی، تو کہا جاتا ہے گویا "ہو گئی" سورۂ صف میں چونکہ آئندہ کے متعلق پیشگوئی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سبح" یعنی ضرور تسبیح کریں گے۔ اس سے یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ ایک زمانہ ایسا آنے گا۔ کہ انسان اللہ تعالیٰ کو فراموش کر دیں گے۔ اور دنیا کے مادی فوائد کی طرف سرتاپا راغب ہو جائیں گے چنانچہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح انسانوں سے اٹھ گئی ہے۔ اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کو فراموش کر بیٹھے ہیں اور بڑے بڑے مادہ پرست پیدا ہو گئے ہیں بلکہ روس وغیرہ ممالک میں تو "خدا فراموشی" بلکہ کہنا چاہیئے کہ "خدا دشمنی" منظم طور پر شروع ہے۔ اور لوگوں کے دل سے اللہ تعالیٰ کی یاد کو منظم طور پر نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مذہب کے ساتھ کھلم کھلا عداوت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور خدا پرستوں کی اہانت کی جاتی ہے۔ اور ان کے اصولوں اور عقائد کا مضحکہ اڑایا جاتا ہے۔ حال ہی میں روس کے صدر مسٹر خروشیف نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ

"ہم نے پادریوں سے بہت کچھ جنت کے بارے میں سنا ہے۔ چنانچہ ہم نے اپنے طور پر اس کی تلاش شروع کی۔ سب سے پہلے ہم نے خلائی مسافر گگارین کو بھیجا۔ اس نے کرۂ ارض کا چکر لگایا۔ مگر بیرونی خلا میں اسے کچھ نہ ملا۔ اس نے بتایا وہاں تو اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔ نہ وہاں باغ عدن اور نہ جنت کی طرح کی کوئی چیز ہے۔ اس کے بعد ہم نے ہوا باز تی ٹوف کو خلا میں بھیجا۔ اسے بھی جنت نظر نہ آ سکی"۔

الغرض آج ایسا زمانہ ہے کہ یہ دریدہ دہن لوگ کھلم کھلا اللہ تعالیٰ پر نعوذ باللہ تمسخر کرتے ہیں اور ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ روس میں تو تعلیم کا ڈھنگ ہی ایسا کر دیا گیا ہے۔ کہ انسانی بچے شروع ہی سے اللہ تعالیٰ کے ذکر سے نفور ہو جاتے ہیں۔ اس سے کسی قدر کم سہی مگر دوسرے مغربی ممالک کا بھی یہی حال ہے۔ مغربی ممالک کی اب تو جہاں جہاں مغربی "روشنی" پہنچتی ہے۔ چند ہی دنوں میں اس کا حال بھی ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ خود ہمارے ملک میں بھی عملاً خدا پرستی پر زوال آ چکا ہے۔ جو لوگ زبان سے اللہ تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں۔ ان کے کام بھی خدا پرستی اور تقویٰ اللہ سے خالی ہوتے ہیں۔ المختصر خدا پرست ہر طرف نرغہ میں آ چکے ہیں۔ آج یہ حالت ہے زمانے کی۔ لیکن اللہ تعالیٰ سورۂ صف میں نہایت زوردار الفاظ میں فرماتا ہے۔

سبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وھو العزیز الحکیم

یہ دنیا ضرور ضرور اللہ تعالیٰ کی تسبیح سے بھر جائے گی، اللہ تعالیٰ ہی غالب آئے گا۔ اس کی حکمتوں کے سامنے خروشیف ایسے انسانوں کی حکمتیں کوئی وقعت نہیں رکھتیں

یہاں ایک بات غور طلب ہے۔ تمام کائنات تکوینی لحاظ سے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مصروف ہے جہاں تک انسان کا تعلق ہے۔ کائنات کے کارخانہ میں جو حکمتیں ہیں۔ ان کو سمجھنا انسان کا کام ہے۔ اور اس کے نقطۂ نظر سے یہی حکمتیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح ہیں۔ آج بے شک یہ لوگ طاقت کے نشہ میں اللہ تعالیٰ سے باغی ہیں۔ اور سائنس کی ترقیوں پر مگن ہیں۔ مگر یہی لوگ ایک دن ان کائناتی حکمتوں سے ضرور متاثر ہوں گے۔ چنانچہ ابھی لوگوں میں ایسے وجود بھی ہیں جو ان حکمتوں کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لا رہے ہیں۔ گویا آج جو لوگ اللہ تعالیٰ کی تسبیح چھوڑ بیٹھے ہیں اور قدرت کے چند رازوں پر قابو پا کر جامے سے باہر ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ یہی لوگ کسی دن انہی قدرتی طاقتوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے قائل ہو جائیں گے اور اس کے گیت گانے لگیں گے۔

اس طرح جو تسبیح انسانوں کے دلوں سے نکل چکی ہے۔ اور ان کی زبانوں سے الگ ہو چکی ہے۔ ضرور اس تسبیح سے انسانوں کے دل بھر جائیں گے۔ اور ہر طرف اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے زمزمے الاپے جانے لگیں گے یہ خوشخبری جو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دے رہا ہے۔ اور انہیں بتا رہا ہے کہ کفر و الحاد کا طوفان دیکھ کر تم کو دل نہیں میلا کرنا چاہیئے اور نہ مایوس ہونا چاہیئے۔ کفر و الحاد کا یہ دور کچھ دنوں کا معاملہ ہے۔ یہ ہمیشہ نہیں رہ سکتا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ کی ہی فتح ہوتی ہے۔ اس کی تسبیح مخلوق میں گونجے گی۔ یہ زمین و آسمان اپنی حکمتوں سے انسانوں کو اس کے وجود کا قائل کر دیں گے۔ اور آج جو لوگ منکر ہیں اول تو یہی نہیں تو ان کی اولادیں حق تعالیٰ کی تسبیح گائیں گے۔ اس لئے تم مایوس نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہی آخر کار غالب آنے والا ہے۔ اور وہی سب سے بڑا حکیم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کن تدابیر سے بھٹکے ہوئے انسانوں کو راہ راست پر لایا جا سکتا ہے۔ یہ لوگ جتنا چاہیں زور لگا لیں۔ اپنی سی کر لیں۔ یہ ضرور شکست کھائیں گے۔ اور جس تسبیح حق کو وہ دنیا سے نابود کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ایک دن ضرور پھیلے گی کوئی نہیں۔ جو اس روز کو آنے سے روک سکے۔

سبح للہ ما فی السمٰوات و ما فی الارض

جماعت احمدیہ کا ایمان ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح کو دنیا میں پھیلانے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے زمانے میں مامور کیا ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ صف میں جو پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس کا آغاز سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے ہو چکا ہے چونکہ یہ کام اللہ تعالیٰ کی عین حکمت کے مطابق شروع ہوا ہے۔ اس لئے اس میں ضرور کامیابی ہوگی۔ اس میں ذرا بھی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کیا ہے۔ کہ ہم دنیا کے الحاد پرستوں کو حقیقت کی طرف راہ نمائی کریں اور قرآن کریم کی تعلیمات اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں ان بڑے بڑے فلسفیوں اور بڑے متکبر سائنسدانوں کو دکھائیں کہ جن طاقتوں پر تم اتنے مغرور ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی طاقت کے سامنے پرکاہ درجہ بھی نہیں رکھتیں۔ تم خلاؤں میں گھومو یا حضیض کو چومو۔ تمہاری کوئی حقیقت نہیں۔ تمہارے یہ کارخانے یہ ایٹمی طاقت کے ذخیرے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

نادانو! ذرا سوچو کہ اگر تم نے ایک ذخار اور بے کنارہ سمندر کے کنارے سے ایک کنکری کا کروڑواں حصہ اٹھا لیا ہے تو تم سونٹھ کی گانٹھ پا کر سوداگر نہیں بن گئے۔ یہ حکمتیں جو تم ذرا سی سمجھ سکے ہو کس کی حکمتیں ہیں؟ کہ یہ کارخانۂ کائنات تمہاری حکمتوں سے چل رہا ہے۔ یا اس کے چلانے والی کوئی برتر ہستی ہے؟ تم تو اس کو ذرا سا سمجھنے ہی سے جامے سے باہر ہوتے جاتے ہو۔ آخر بتاؤ تو ان حکمتوں کا خالق کون ہے۔ ان کیمیائی بلکہ سیمیائی مناظر کا آغاز کرنے والا کون ہے؟

ان مغرور اور متکبر انسانوں کو خدا تعالیٰ کی تسبیح کی طرف راہ نمائی کرنا جماعت احمدیہ کے سپرد ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس لئے کھڑا کیا ہے۔ کہ وہ ہمارے ذریعہ دنیا کو اپنی تسبیح کے نغموں سے بھر دے۔ اس لئے اے خدا تعالیٰ کے مقدسو جو انصار اللہ کے اجتماع میں آنے کی تیاری کر رہے ہو۔ سمجھ لو کہ آج ربوہ کی بستی سے ہی تسبیح حق کا شور اٹھ کر چاروں طرف پھیلنے والا ہے۔ آؤ ہم آج وہ شور برپا کریں کہ تمام کائنات تسبیح حق سے بھر جائے اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول پورا ہو کہ سبح للہ ما فی السمٰوات وما فی الارض وھو العزیز الحکیم۔

سیدنا حضرت مصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ کا تازہ ارشاد

حضور نے اپنے ایک تازہ ارشاد میں الفضل کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے

"احباب جماعت کو یہ بھی چاہیئے کہ وہ دو دو چار چار دوست مل کر مشترکہ طور پر الفضل کے خریدار بنیں، تا کہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین سے فائدہ اٹھائیں جو ایمان کی تازگی کا موجب ہوتے ہیں"۔

صیغہ الفضل ایسے مخلصین کا منتظر ہے جو حضور ایدہ اللہ کے اس ارشاد پر عمل کرنے کے لئے آگے بڑھتے ہیں۔

درخواست دعا

میرے والد صاحب مکرم صوفی عطا محمد صاحب بعارضہ دمہ شدید طور پر بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں، جماعت کے بزرگان خصوصاً صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (بشارت الرحمٰن ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

شرح صحیح بخاری

حدیث لم یکذب ابراہیم الا ثلاثاً کی تشریح

از محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب انتہائی محنت اور عرقریزی سے صحیح بخاری کی شرح لکھنے کا کام کر رہے ہیں آپ کی شرح قدیم شروح سے اس رنگ میں ممتاز ہے کہ اس میں جدید علم کلام اور حالات حاضرہ کے تقاضوں کے مطابق احادیث کی تشریح کی گئی ہے ۱۸ پاروں کا ترجمہ اور تشریح مکمل ہو گئی ہے اور باقی ماندہ ۱۲ پاروں کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے اور شرح باقی ہے۔ نمونہ کے طور پر دو احادیث کی شرح الفضل میں پیش کی جا رہی ہے۔

روایت ۵۹۲م سعید بن تلید رعینی نے ہم سے بیان کیا کہ عبداللہ بن وہب نے ہمیں خبر دی کہ انہوں نے کہا جریر بن حازم نے مجھے بتایا۔ انہوں نے ایوب (سختیانی) سے ایوب نے محمد (بن سیرین) سے۔ انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔ ابراہیم نے تین باتوں کے سوا خلاف واقعہ نہیں کہا۔

۵۹۳م۔ محمد بن محبوب نے ہم سے بیان کیا کہ حماد بن زید نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ایوب سے۔ ایوب نے محمدؒ (بن سیرین) سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا۔ ابراہیم علیہ السلام نے تین باتوں کے سوا خلاف واقعہ نہیں کہا۔ ان میں سے دو تو اللہ عزوجل کی ذات کے بارے ہیں۔ یعنی انکا یہ کہنا کہ میں بیمار ہوں۔ اور ان کا یہ کہنا۔ "بلکہ ان میں سے بڑے نے یہ کیا ہے"! اور آپ نے فرمایا۔ اسی اثناء میں کہ وہ اور سارہ ظالموں میں سے ایک ظالم کے ملک میں آئے۔ اور اسے بتایا گیا کہ یہاں ایک مرد ہے جس کے ساتھ ایک عورت ہے۔ جو نہایت خوبصورت ہے۔ اس نے ان کو بلا بھیجا اور سارہ کی بابت ان سے دریافت کیا۔ پوچھا یہ کون ہے۔ ابراہیم نے کہا "میری بہن"۔ پھر ابراہیم سارہ کے پاس آئے۔ کہا۔ سارہ! روئے زمین پر میرے اور تمہارے سوا اور کوئی مومن نہیں۔ اور اس شخص نے مجھ سے پوچھا میں نے اسے بتایا کہ تم میری بہن ہو۔ اس لئے تم مجھے نہ جھٹلانا اس ظالم نے سارہ کو بلا بھیجا۔ جب وہ اسکے پاس اندر گئیں وہ ان کو اپنے ہاتھ سے پکڑنے لگا۔ مگر وہ جکڑا گیا۔ کہنے لگا میرے لئے اللہ سے تم دعا کرو۔ اور میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ سارہ نے دعا کی اور وہ چھوڑ دیا گیا۔ پھر اس نے سارہ پر ہاتھ ڈالا۔ اور وہ پھر اسی طرح یا اس سے بڑھ کر سختی سے جکڑا گیا۔ کہنے لگا میرے لئے اللہ سے تم دعا کرو۔ میں تمہیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ چنانچہ سارہ نے دعا کی۔ اور وہ چھوڑ دیا گیا پھر اس نے اپنے بعض دربان بلائے اور ان سے کہا تم میرے پاس انسان کو نہیں لائے ہو بلکہ شیطان میرے پاس لائے ہو اس نے سارہ کو ہاجرہ بطور خدمت گذار کے دی۔ اور ابراہیم کے پاس وہ آئیں اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے اپنے ہاتھ کے اشارہ سے پوچھا۔ کیا ہوا؟ سارہ بولی اللہ نے اس کافر (یا فرمایا۔ اس بدکار) کی تدبیر اسی کے سینے میں الٹا دی۔ اور ہاجرہ خدمت کے لئے دی ہے۔ ابوہریرہ نے کہا۔ اے آسمانی پانی کے بیٹو۔ وہی ہاجرہ تمہاری اماں ہے۔

نویں (۵۹۲م) اور دسویں روایت (۵۹۳م) بلحاظ سند معنعن اور ابوہریرہؓ سے مروی ہیں۔ پہلی میں ہے: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراہیم الا ثلاثاً ابراہیم علیہ السلام نے تین باتوں کے سوا خلاف واقعہ بات نہیں کہی۔ ثلاثاً کی تمیز "مرّاتٍ" بھی ہو سکتی ہے اور کذباتٍ بھی۔ ترجمے میں جھوٹ کے لفظ سے کذب کا مفہوم ادا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے ذہن فوراً دروغ گوئی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ مگر کذب عربی میں ایک ایسا لفظ ہے جو اپنے معانی میں وسعت رکھتا ہے۔ ایسا امر بھی جو حقیقت میں صحیح ہو اور بظاہر خلاف واقعہ نظر آئے کذب کہلائے گا۔ مغالطہ۔ اخفاء۔ خطا سہو و نسیان اور فریب نظر پر بھی یہ لفظ اطلاق پاتا ہے۔ کذب جھوٹ کا مترادف نہیں اگر کذب کا ترجمہ جھوٹ اختیار کیا جائے تو کذب کا مفہوم جو فقرہ لم یکذب ابراہیم الا ثلاثاً سے مقصود ہے صحیح طور پر ادا نہیں ہو گا کیونکہ آنحضرت صلعم حضرت ابراہیم علیہ السلام سے غلط بیانی کی نفی فرما رہے ہیں اور اسرائیلی روایات میں جو غلط طور پر سمجھا گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی ہے۔

دوسری سند میں نبی صلعم کے قول کا ذکر نہیں۔ بلکہ (عن ابوہریرہ) ابوہریرہؓ کی روایت ہے جس میں تین باتوں سے متعلق تفصیل ہے اور ان کے اس بیان کے مطابق دو کا ذکر تو قرآن مجید میں ہے اور ایک وہ واقعہ ہے جو بقول راوی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کسی جابر بادشاہ کے ملک میں پیش آیا تھا۔ یہی روایت کتاب البیوع شرح زیر باب ۹۹ نمبر ۲۰۶۳ میں گذر چکی ہے وہاں بھی بسند اعرجؒ ابوہریرہؓ سے مروی ہے اور اس میں ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا۔۔۔ الیٰ آخرہ (یعنی یہ روایت مرفوع ہے) امام ابن حجرؒ نے جریر بن حازمؒ اور نسائیؒ۔ بزارؒ اور ابن حبانؒ کی روایتوں کا حوالہ دے کر یہ رائے ظاہر کی ہے (والحدیث فی الاصل مرفوعٌ) کہ یہ حدیث دراصل مرفوع ہے۔ اور لکھا ہے (لکنّ ابن سیرین کان غالباً لا یصرح برفع کثیرٍ من حدیثہٖ) کہ ابن سیرین اکثر اپنی روایات میں یہ ذکر نہیں کرتے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہو سکتا ہے کہ اس طریق میں وہ احتیاط کا پہلو مدنظر رکھتے ہوں۔ لیکن اس کے باوجود راویوں کے الفاظ میں فرق ہے۔ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے صحتِ اسناد کے اعتبار سے یہ روایت قبول کی ہے اور اپنی صحیحین میں اسے نقل کر کے اس سے مختلف فقہی مسائل کا استنباط کیا ہے۔ مثلاً کتاب البیوع میں کافر سے ہدیہ قبول کرنے کا مسئلہ مستنبط ہے۔ امام ابن حجرؒ وغیرہ علماء نے روایت کے نفس بیان کی صحت سے متعلق جو جرح کی ہے اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

(۱) قرآن مجید سے جن جھوٹوں کا حوالہ دیا گیا ہے وہ لفظاً تو خلاف واقعہ نظر آتے ہیں مثلاً ستاروں، چاند یا سورج کو دیکھ کر یہ کہنا هٰذا ربی اور پھر انکی الوہیت کو رد کرنا یہ اسلوب بیان از قبیل طنز و تہکم و توبیخ ہے اور علم معانی میں تعریض کہلاتا ہے یعنی ایسے پیرایہ میں بیان کرنا جس کا بطلان از خود واضح ہو جائے ہر زبان میں یہ اسلوب مستعمل ہے مگر یہ ہرگز جھوٹ کے معنوں میں نہیں سمجھا جاتا بلکہ بلاغت میں شمار ہوتا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا بھی بل فعلہٗ ق صلے کبیرھم ھذا فسئلوھم ان کانوا ینطقون ٥ (الانبیاء ۶۴:) اس کے معنے یہ ہیں کسی کرنے والے نے یہ فعل کیا ہے یعنی بتوں کو توڑا ہے۔ یہ ان کا بڑا (بت) ہے اس سے پوچھ لو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا منصفانہ جواب ہے واضح تھا اور بتوں کو پوجنے والے سمجھ گئے جیسا کہ اگلی آیت فرجعوا الی انفسھم سے ظاہر ہے۔ اسلوب کلام سے جو بات سننے والے سمجھ جائیں وہ دروغ نہیں کہلاتا جیسا کہ امام ابن حجرؒ نے لکھا ہے لم یکن کذباً فانہ من باب المعاریض اور لکھا ہے وھذا قول الاکثر انہ قال توبیخاً لقومہ او تہکماً۔ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ ابراہیم علیہ السلام نے مذکورہ بالا اسلوب بطور تنبیہ اور تعریض اختیار کیا ہے۔ اور علامہ قرطبیؒ نے انکے اسلوب بیان کو استدلالِ بلیغ قرار دیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مشرکین لاجواب اور شرمندہ ہو گئے غرض آنحضرت صلعم نے لم یکذب ابراہیم کہہ کر ان سے کذب کا الزام دور فرمایا ہے کیونکہ الا ثلاثاً کی جو حد حضرت ابوہریرہ رضی اللہ کی متصل غیر مرفوع روایت میں مذکور ہے اس سے بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی براءت ہی مقصود ہے کیونکہ تین باتیں جو بیان کی گئی ہیں ان میں سے ان کا پہلا قول بل فعلہٗ ہے جو قطعاً جھوٹ نہیں جیسا کہ ابھی بتایا جا چکا ہے اور دوسرا قول انی سقیمٌ ہے جو سورۃ الصافات کی آیت ۹۰ میں مذکور ہے اس سے قبل ابراہیم علیہ السلام کے خطاب کا ذکر ہے جو آپ نے اپنی قوم سے فرمایا۔ ائفکاً آلھۃً دون اللہ تریدون فما ظنکم برب العالمین فنظر نظرۃً فی النجوم فقال انی سقیم فتولوا عنہ مدبرین فراغ الیٰ آلھتھم فقال الا تاکلون ما لکم لا تنطقون۔ فراغ علیھم ضرباً بالیمین (۸۷-۹۴) یہی اسلوب بیان وہی ہے جو سورۃ الانبیاء میں اختیار فرمایا گیا ہے اس مخصوص اسلوب کلام کے ضمن میں یہ ذکر کہ ابراہیم نے ستاروں میں غور کیا اور کہا کہ میں بیمار ہونے والا ہوں۔ علم جوتش کے طریق پر اندازہ کر کے ستارہ پرستوں سے انکا یہ خطاب الزامی ہے مشرک تاثیراتِ کواکب پر یقین رکھتے تھے اور اس وجہ سے ان میں ستارہ پرستی رائج تھی۔ ابراہیم علیہ السلام نے اسے باطل ثابت کیا یعنی ستاروں کو دیکھ کر فرمایا میں بیمار ہونے والا ہوں اور یہ فرمانا کاہنوں کے طریقہ پر ٹھیک تھا لیکن واقعہ اسکے خلاف ہوا کہ وہ بیمار نہیں ہوئے اور انہیں انہی کے مایہ ناز علم جوتش ہی کے ذریعہ سے جھوٹا ثابت کیا اور توحید باریتعالیٰ کی تلقین ایسے طریق سے فرمائی جو ایک مجنِ بانوکھی جھوٹ سے الگ کیا تعلق ہے امام ابن حجرؒ نے بھی انی سقیم کے معنی سأسقم ہی کئے ہیں یعنی عنقریب میں بیمار ہوں گا اور لکھا ہے کہ فاعل کبھی مستقبل کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

یہ خلاصہ ہے علماء سلف کے بیانات کا۔ کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کے قول انی سقیمٌ کا تعلق آیت فنظر نظرۃً فی النجوم سے ہے تب ہی بامعنی ہو سکتا ہے جب ستارہ پرستوں کا عقیدہ مدنظر رکھا جائے کہ وہ ستاروں کی تاثیرات و تصرفات کے قائل تھے (اور اب تک ہیں)

ﷺ کیا جھوٹ کی ؟ (یعنی اللہ (تعالیٰ) کے سوا اور معبودوں کو چاہتے ہو۔ پس بتاؤ تمہارا رب العالمین کی نسبت کیا خیال ہے؟ پھر اپنے ستاروں کی طرف دیکھا۔ اور کہا کہ میں بیمار ہونیوالا ہوں۔ پس وہ لوگ اسے چھوڑ کر چلے گئے۔ اور وہ بھی ان کے معبودوں کی طرف چپکے سے چلا گیا۔ اور انہیں دیکھ کر کہا کیا تم کچھ کھاتے نہیں؟ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے بھی نہیں؟ پھر چپکے سے اپنے دائیں ہاتھ سے ایک کاری ضرب ان پر لگائی۔

غرض اکابر علماء سلف کے نزدیک آنحضرت صلعم نے درحقیقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے جھوٹ کی نفی فرمائی ہے۔ تیسرا واقعہ جو روایت کی بعض سندوں میں آنحضرتؐ کا قول بیان کیا جاتا ہے وہ ابراہیم علیہ السلام کا اہلیہ کو بہن کہہ دینا ہے۔ اس تعلق میں امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ایک قول نقل کیا ہے کہ حضرت سارہ رشتے میں ان کی چچا زاد بہن تھیں۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر مؤرخین کی تحقیق میں ان کے اس چچا کا نام حاران ہے۔ لہٰذا ان کا مذکورہ قول توریہ تو کہلا سکتا ہے جھوٹ نہیں۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ ان کا اپنی اہلیہ سے صلہ رحمی کا رشتہ نہ بھی ہو تو بھی اخوت اسلامی کا رشتہ موجود ہے اور دوسرے تعلق اسلام سارہ ان کی بہن تھیں ایک تعلق کے اظہار اور دوسرے تعلق کے اخفا سے جھوٹ کا الزام عاید نہیں ہوتا۔ لیکن امر واقعہ کے لحاظ سے کسی تاویل کی ضرورت ہی نہیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام تو قرآن مجید میں وصف صدیق سے ملقب ہیں جو صفت مبالغہ ہے یعنی نہایت درجہ راست باز۔ جو شخص کسی خوف کی وجہ سے اخفاء حق سے کام لیتا ہے۔ وہ صدیق تو درکنار صادق کہلانے کا بھی حق نہیں رکھتا۔ آپ صرف صدیق ہی نہیں بلکہ نبی بھی تھے اور نبی بھی وہ جو (کان امۃ) جامع الصفات اور قوموں کے لئے قابل تقلید امام و پیشوا اور ابو الانبیاء۔ علاوہ ازیں یہ سوال بھی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی ایسا واقعہ پیش آیا بھی تھا یا نہیں جس کا ذکر روایت نمبر ۵۹۳ میں ہے بعض شارحین نے تورات کا بیان ہی مخدوش قرار دیا ہے کیونکہ اس میں یہ ذکر ہے لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک۔ سطح زمین پر میرے اور تیرے سوا کوئی مومن نہیں بجائیکہ قرآن مجید میں بصراحت مذکور ہے فآمن لہ لوط وقال انی مہاجر الی ربی انہ ھو العزیز الحکیم (العنکبوت ۲۷) لوط نے اس کی دعوت قبول کی (اور وہ مومن تھا) اور (ابراہیم نے) کہا میں تو اپنے رب کی خاطر اپنے وطن سے جا رہا ہوں۔ وہ یقیناً عزیز (و) حکیم ہے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ غیر مرفوع روایت کے الفاظ میں خامی ہے اور یہ خامی اس لئے ہے کہ روایت باللفظ نہیں بلکہ بالمعنی ہے۔ یاد رہے کہ فن حدیث کے ماہرین نے روایات کی دو قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک روایت باللفظ جس میں آنحضرت صلعم کے الفاظ صحت وضبط کے ساتھ نقل کئے گئے ہوں۔ اور دوسری قسم روایت بالمعنی جس میں الفاظ کا خیال نہیں رکھا گیا صرف مفہوم ادا کیا گیا ہو۔ پس ایسی روایت جو نہ تو باللفظ درست ہو اور نہ بالمعنی اور احادیث سے ہو وہ بھی قرآن شریف کے صریحاً خلاف بھی ہو کس طرح قابل توجہ ہو سکتی ہے؟ اس لئے امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوہریرہؓ کی اس روایت کے بارے میں اس بات کو ترجیح دی ہے کہ وہ صحیح تسلیم نہ کی جائے۔ کیونکہ وہ قرآن مجید کی تصریحات کے مخالف ہے اور اس مسلّم اور متفقہ اسلامی عقیدہ کے خلاف بھی ہے کہ کہ انبیاء ورسل معصوم ہوتے ہیں اور جھوٹ کسی شکل میں بھی ان کی طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا ورنہ ان کے منصب رسالت سے اعتماد اٹھ جاتا ہے بلکہ اس سے حیلوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اس لئے یہی روایت کی نسبت یہ تسلیم کر لینا زیادہ آسان ہے کہ راوی کی غلط فہمی ہے یا اس کا سہو و نسیان۔ وہ پوری بات سمجھ نہیں سکا یا بھول گیا ہے۔ لیکن یہ نہایت مشکل ہے کہ وہ روایت آنحضرت صلعم کا قول قرار دی جائے۔ بجائیکہ بعض راویوں نے اسے رسول اللہ صلعم کا قول قرار ہی نہ دیا ہو۔ ان کی روایت میں الفاظ قال رسول اللہ صلعم موجود نہیں جیسا کہ روایت زیر باب (نمبر ۲۵۹۳) میں ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ابوہریرہؓ ہی سے نقل کی ہے۔ اور ان سے باقی نقل کرنے والے سب تابعین ہیں۔ صحابی ایک بھی نہیں۔ یہ روایت صحت سند کے اعتبار سے بلاشبہ مشہور روایت ہے۔ اور صحیحین نے اسے قبول کیا ہے۔ لیکن اس میں بھی شبہ نہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے والے تابعین کو یقیناً مغالطہ ہوا ہے وہ الفاظ محفوظ نہیں رکھ سکے کیونکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تورات اور اسرائیلی روایات سے واقف تھے اور یہی قصہ کم وبیش مذکورہ بالا الفاظ میں پیدائش باب ۱۲ آیت ۱۰-۲۰ میں اب تک موجود ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے جو کچھ بیان کیا ہے اپنی طرف سے یا آنحضرت صلعم کی طرف سے نہیں۔ بلکہ وہی بات بیان کی ہے جو تورات میں مذکور ہے اور جو آنحضرت صلعم نے رد فرما دی۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

یہ امر کہ خلط ملط راوی کی روایت بالمعنی میں واقع ہوا ہے تورات کے بیان کے ساتھ اس کا مقابلہ کرنے سے بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ مثلاً اس میں یہ تو ہے کہ خداوند نے فرعون اور اس کے خاندان پر ابراہیم کی بیوی سارہ کے سبب سے بڑی بڑی بلائیں نازل کیں۔ لیکن ان بلاؤں کی تفصیل مذکور نہیں جو راوی کی روایت میں مذکور ہے۔ اور نماز پڑھنے یا دعا کرنے کا بھی کوئی ذکر نہیں۔ یہ قصہ اسرائیلی روایات میں ہو تو ہو لیکن تورات میں نہیں۔ اس لئے یہ امر یقینی ہے کہ یہ اضافہ اور خلط ملط راوی کی طرف سے واقع ہوا ہے نہ کہ ابوہریرہؓ کی طرف سے جو واقف تورات تھے۔ روایت نمبر ۲۵۹۳ کا خاتمہ بھی قابل توجہ ہے۔ آخری الفاظ قال ابوھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء سے بھی ظاہر ہے کہ ابوہریرہؓ ہی نے مذکورہ بالا بات بعض راویوں کو بتائی ہے جو انہوں نے اپنے الفاظ میں نقل کی ہے۔ بنی ماء السماء سے اہل حجاز مراد ہیں۔ کہ ان کی معیشت کا دارومدار برسات پر تھا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے یہ الفاظ فخریہ ہیں کیونکہ بنی اسرائیل عربوں کو ہاجرہ علیہا السلام کی نسل ہونے کی وجہ سے طعنہ دیتے تھے کہ وہ مصری لونڈی کی اولاد ہیں۔ تورات میں بھی ان کا ذکر مصری لونڈی ہی مذکور ہے۔ پیدائش (۱۶ / ۱-۳)

روایت نمبر ۵۹۳ کے فقرہ اخدمھا ھاجرۃ سے بھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ سارہ کو ہاجرہ بطور خادمہ دی گئی تھیں۔ امام ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ہاجرہ علیہا السلام قبطیوں کے شاہی خاندان میں سے تھیں۔

ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں سامی النسل بادشاہ مصر میں حکومت کرتے تھے اور آجر یا ہاجرہ نام بھی سریانی زبان کا ہے۔ اسلامی اور اسرائیلی روایات کا جو قدر مشترک ہے اس سے ظاہر ہے کہ کوئی واقعہ ایسا ہوا ہے جس سے فرعون مصر حضرت ابراہیم اور حضرت سارہ علیہما السلام کی نیکی سے متاثر ہوا اور ان سے عزت واحترام کے ساتھ پیش آیا اور قحط کے زمانہ میں انہیں بہت مال و دولت دے کر رخصت کیا۔ اس سفر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ حضرت لوطؑ بھی مع اپنے خاندان کے تھے۔ حضرت حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مصر کی طرف ناسازگار حالات میں قصد کرنا بلاوجہ نہیں تھا۔ آسور، کنعان اور مصر کے درمیان نسلی رابطے اور صلہ رحمی کے تعلقات تھے۔ اس تعلق میں دیکھیں کتاب یسعیاہ نبی (باب ۱۹)

ارض القرآن کے مصنف سید سلیمان ندوی مرحوم نے کتاب پیدائش باب ۱۶ کی شرح کا حوالہ نقل کیا ہے۔ جس کا شارح ایک یہودی عالم ربی شلومو اسحاق ہے (شلوم عبرانی میں سلام کا تلفظ ہے) اس نے لکھا ہے کہ شاہ مصر نے سارہ کی وجہ سے کرامات دیکھیں تو کہا میری بیٹی کا اس کے گھر میں لونڈی ہو کر رہنا دوسرے گھر میں ملکہ ہو کر رہنے سے بہتر ہے۔ (ج ۲ صفحہ ۴۱)

اسی صفحہ پر انہوں نے سفر ایشار کا حوالہ بھی جو یہود کی معتبر تاریخ ہے نقل کیا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں مصر کا بادشاہ ان کا ہم وطن تھا۔ ان حوالوں سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ ابراہیم علیہ السلام اپنی گہرے تعلقات کی وجہ سے اپنی ہجرت گاہ سیکیم (نابلس) سے قحط سالی میں مصر گئے تھے۔

غرض ہاجرہ علیہا السلام لونڈی نہ تھیں۔ بلکہ مصری شاہی خاندان کی بیٹی تھیں بعض شارحین نے فقرہ تلک امکم یا بنی ماء السماء کے یہ معنی بھی کئے ہیں کہ نسب کے لحاظ سے تم ایسے ہی خالص ہو جیسے آسمان کا پانی۔ غرض روایت نمبر ۵۹۳ کے آخری حصہ سے بھی ظاہر ہے کہ یہ روایت باللفظ نہیں بلکہ بالمعنی ہے اور سعید بن تلید رعینی راوی کی طرف سے ہے نہ حضرت ابوہریرہؓ کی طرف سے۔ کیونکہ روایت میں فرعون کی طرف یہ بات منسوب کی گئی ہے کہ اس نے دربانوں کو بلایا اور کہا کہ تم کوئی انسان نہیں لائے بلکہ شیطان لے آئے ہو۔ شیطان کا لفظ حجاز و مصر وغیرہ ممالک میں جنات وغیر مرئی مخلوق کے لئے بولا جاتا ہے۔ اس لفظ سے راوی نے وہی مفہوم ادا کیا ہے جو تورات کے قصہ میں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے معمول کے مطابق اس اسرائیلی روایت کو آیات قرآنیہ کے تحت رکھ کر قارئین پر چھوڑا ہے کہ جو حصہ قرآن مجید کے مطابق ہو وہ قبول کیا جائے اور جو مطابق نہیں ہے وہ چھوڑ دیا جائے۔ صحیح بخاری کے ابواب قائم کرنے میں امام بخاری رحمۃ اللہ کا یہی طریق عمل ہے۔ ان کے نزدیک صحت وسقم کا دارومدار قرآن مجید پر ہے۔

پتہ مطلوب ہے

محمد شریف ولد عبد اللہ خان صاحب بسکانی بلوچ ضلع ڈیرہ غازیخاں جو کہ پہلے ناصر آباد اسٹیٹ میں ملازم تھے۔ کافی دنوں سے لاپتہ ہیں۔ جس کی وجہ سے اس کے والدین اور دیگر رشتہ دار اور لواحقین سخت پریشان ہیں۔ اگر کسی دوست کو ان کا کچھ پتہ ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو حسب منشاء ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ (خان محمد مولوی فاضل اوٹی گورنمنٹ ہائی سکول جام پور ڈیرہ غازیخان)

عبادت اور اسکی ضرورت

از مکرم مولوی نور الحق انور مبلغ اسلام مشرقی افریقہ

موجودہ دور میں جوں جوں نت نئی ایجادات انسان کو زیادہ سے زیادہ معروف کر رہی ہیں اور اس زندگی کی نئی سے نئی دلفریبیاں انسانی دلوں کو لبھانے کے لئے سامنے آ رہی ہیں۔ انسان اپنی پیدائش کے حقیقی مقصد سے بے خبر اور اپنے پیدا کرنے والے سے غافل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جہاں ہمارے باپ دادوں کا سارا امن اور چین خدا اور اس کی یاد میں تھا۔ وہاں آج کا انسان اپنی ساری راحت اور سارا سکون دنیا اور اسکی لذتوں میں پاتا ہے اور روحانی عالم کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا۔ نتیجہ ظاہر ہے کہ اس کی روحانی بینائی ضائع ہو رہی ہے۔ دنیا کا مال و منال اس کا مندر دنیاوی عزت و حشمت اس کی مسجد۔ ظاہری آسائش و آرام اس کا گرجا اور دنیوی دھندے اس کی عبادت گاہیں ہیں بے فائدہ عبادت کیوں کروں۔ اپنا سر بے فائدہ خدا کے سامنے کیوں جھکاؤں میں خدا کے سامنے ہاتھ کس لئے پھیلاؤں۔ یہ اور اسی قسم کے دوسرے خیالات کا بادل دلوں پر چھایا رہتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عبادت کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں رہی اور عبادت گاہیں خالی نظر آ رہی ہیں۔

اسلام جو انسان کی جسمانی و روحانی ترقی کے عالمگیر اصول پیش کرتا ہے اور اس کے ہر دکھ کی دوا تجویز کرتا ہے وہ آج کی عام رو کے برخلاف یہ تعلیم دیتا ہے کہ عبادت انسان کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ جس طرح اس کا جسم کھانے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح اس کی روح روحانی غذا یعنی عبادت کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ قرآن کریم کے اپنے الفاظ میں انسانی پیدائش کا سب سے بڑا مقصد عبادت ہے۔ وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ یعنی انسان خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اس لئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ خدا کی عبادت کرے اور اس کا سچا بندہ بنے۔

پس اسلامی تعلیم کی رو سے عبادت انسان کی فطرت اور نیچر میں رکھی گئی ہے جس کے بغیر اس کی زندگی کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی یہ تعلیم صرف خالی الفاظ ہی نہیں۔ ایک خشک حکم ہی نہیں بلکہ اس کے نیچے ایک گہری حکمت اور ایک بڑا فائدہ پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ راحت وہ شانتی اور وہ دلی سکون جو دنیا میں کام کرنے کے لئے ضروری ہے خدا تعالےٰ کی عبادت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب صرف عبادت۔ پرارتھنا اور بندگی ہی یہ اطمینان انسانی دل کو بخش سکتی ہے۔ انسان کے پاس لاکھوں سامان کیوں نہ ہوں۔ دُنیا کی ساری دولتیں سمیٹ کر اسکے قدموں میں کیوں نہ ڈال دی جائیں۔ تمام آرام کیوں نہ اس کے پاس جمع کر دئے جائیں۔ دنیاوی اسباب کا ڈھیر اس کے سامنے کیوں نہ لگا دیا جائے اگر اسے دل کا سکون نصیب نہیں تو کچھ بھی حاصل نہیں۔ اگر دولت ہی سب کچھ ہوتی تو امریکہ جہاں دھن دولت اور مایا کی گنگا بہتی ہے۔ وہاں کے باشندے سب سے زیادہ اطمینان و سکون کے حامل ہوتے لیکن دیکھا جائے تو اس ڈالر کی دنیا میں سب سے زیادہ بے اطمینانی ہے۔ ہر صبح خبر آتی ہے کہ فلاں کروڑپتی نے پستول سے خودکشی کر لی۔ فلاں دھنی سمندر میں چھلانگ لگا کر مر گیا۔ فلاں سیٹھ اپنی بلڈنگ کی چالیسویں منزل سے چھلانگ لگا کر ختم ہو گیا۔ کوئی خواب آور dose over dose لے کر ہمیشہ کے لئے سو جاتا ہے۔ کوئی پٹرول کپڑوں پر چھڑک کر جان دے دیتا ہے ہٹلر ایک بہادر قوم کا لیڈر تھا۔ لاکھوں اس کے اشارے پر مرنے مارنے کے لئے تیار تھے۔ لیکن اس کا انجام کیا ہوا نپولین جو کہتا تھا۔ میری ڈکشنری میں شکست کا لفظ تک نہیں اسے اپنے آپ کو انگریزی قوم کے حوالے کرنا پڑا۔ بے شمار راجے مہاراجے ناکام نامراد مرے کیونکہ دل کی شانتی انہیں نصیب نہ تھی۔ لیکن اس کے بالمقابل عرب دیش کا ایک یتیم دُر بے کس انسان جس کے پاس نہ طاقت تھی نہ دولت نہ حکومت تھی نہ شکتی فتحیاب و کامیاب ہوا۔ مایوسی اسکے قریب تک نہ آئی۔ بے اطمینانی اسکے پاس بھی نہ پھٹکی۔ یہ اس وجہ سے کہ اس کا سر ہمیشہ غفور الرحیم خدا کے سامنے جھکا رہتا تھا۔ اس نے خدا سے لو لگائی اور خدا اس کا ہو گیا سینکڑوں سال گذرنے کے باوجود اسکے تعلق باللہ کی کہانی بھلائی نہیں جا سکتی۔ دن اور رات اس نے خدا کی یاد میں بسر کئے۔ راتوں کو جب سارے لوگ میٹھی نیند سوئے ہوتے اس کی آواز سنائی دیتی۔

سجدت لک روحی و جنانی

اے میرے خدا۔ میں اپنا ماتھا تیرے آگے ہی ٹیکتا ہوں۔ دیکھ میرا جسم اور روح تیرے حضور سجدہ میں ہیں۔ سچ ہے "محمد" ہی اس کا نام تھا۔ اور محمد ہی اس کا کام۔ اس کا نام بھی جہان کے لائق اور کام بھی تعریف کے لائق

دراصل دنیا کے امن اور شانتی کے لئے ضروری ہے ـــــ کہ انسان کی دماغی اصلاح کیا کہ اسکے ماحول اور ارد گرد اسکے سوچ بچار اور سوسائٹی کی اصلاح بھی ہو۔ اسکے بغیر دنیا کو امن نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ مقصد صرف عبادت کے ذریعہ ہی پورا ہو سکتا ہے اور اسلام میں عبادات ایسے رنگ میں ہیں۔ کہ ان سے دماغی۔ فکری اور قومی اصلاح ہوتی ہے۔ چنانچہ اسلام میں بنیادی طور پر چار قسم کی عبادتیں ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ۔

نماز۔ جس کے معنے پرارتھنا اور دعا کے ہیں نفس کی اصلاح روح کی پاکیزگی اور اعلیٰ اخلاق کے لئے ایک بہترین ذریعہ ہے قرآن شریف میں لکھا ہے۔ ان الصلوٰۃ تنھی عن الفحشآء والمنکر۔ نماز انسان کو ہر قسم کی بدیوں گندگیوں اور برائیوں سے بچاتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔ قد افلح من تزکی وذکر اسم ربہ فصلی۔ وہ شخص حقیقی طور پر کامیاب ہوتا ہے جو اپنے آپ کو خدا کی یاد اور نماز ادا کر کے پاک کرتا ہے نماز سے نظام کی پابندی اور ڈسپلن کا سبق ملتا ہے۔ اسی طرح اطاعت و فرمانبرداری جو سوسائٹی کے لئے ضروری چیز ہے اس کی روح نماز میں ہے وہ طریق اور حرکات جو نماز میں رکھی گئی ہیں۔ انسان کو سوچ بچار کا سبق دیتی ہیں۔ نماز کا عملی نمونہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زندگی میں ہمیں ملتا ہے۔ آپ چھوٹی عمر سے ہی مکہ کے باہر ایک غار میں چلے جاتے اور دنوں تک وہاں عبادت میں مشغول رہتے مکہ کی پاکدامن اور امیر خاتون آپ کی بیوی بنی لیکن دنیاوی تعلقات سے منہ موڑ کر آپ کی صرف ایک ہی خواہش تھی۔ کہ غار حرا میں جا کر اپنے خدا کی عبادت بجا لا سکیں۔ اس بے نظیر عبادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ روحانی و جسمانی اخلاق میں آپ ہمیشہ کے لئے نمونہ قرار دئے گئے اور آسمان سے آپ کو سرٹیفکیٹ ملا۔ انک لعلی خلق عظیم۔ تو بہترین اخلاق کا مالک اور بہترین خوبیوں کا حامل ہے۔ اور آئندہ کے لئے یہ دستور قرار دیا گیا۔ ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ۔ اگر تم اے انسانو! اپنی زندگی کو سنوارنا چاہتے ہو۔ بہتر بنانا چاہتے ہو اور اپنی زندگی کا کوئی ماڈل بنانا چاہتے ہو تو آؤ اور رسول اللہ کی زندگی اور آپ کے اسوہ و نمونہ کے مطابق چلو۔

دوسری قسم عبادت کی روزہ ہے اس اسلامی حکم کا مطلب یہ ہے کہ فجر سے لے کر سورج کے ڈوبنے تک مسلمان کھانے پینے کے جھمیلوں سے آزاد ہو کر عبادت الہٰی کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت نکال سکے اسمیں گو ظاہری لحاظ سے انسان بھوکا رہتا ہے لیکن روحانی لحاظ سے اتنا شانت ہوتا ہے کہ بھوک اسکے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی اس عظیم الشان عبادت سے جہاں انسان اپنے جسم و روح کو پاک کرتا اور اپنا تعلق خدا کے ساتھ اس طرح جوڑتا ہے۔ کہ خدا خود کہتا ہے۔ ادعونی استجب لکم۔ اے میرے روزہ دار بندو مانگو۔ جو مجھ سے مانگتے ہو میں تم کو دونگا۔ وہاں اسکے دل میں بنی نوع انسان کی خدمت اور سوسائٹی کی اصلاح کا خیال پیدا ہوتا ہے وہ خود بھوک اور پیاس کی حالت اپنے اوپر وارد کر کے اس دکھ کو خود محسوس کر لیتا ہے جو ایک غریب و مسکین کو کھانا نہ ملنے کی صورت میں ہوتا ہے وہ خدا کیلئے یہ موت اختیار کرتا ہے تا وہ اور دوسرے انسان ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں۔ نماز اور روزہ انسان کیلئے اتنی ضروری چیزیں ہیں کہ خدا کے ایک نبی حضرت عیسیٰ کہتے ہیں کہ دنیا کے دیو بغیر نماز اور روزہ کے نہیں نکل سکتے

تیسری قسم عبادت کی قربانی و زکوٰۃ ہے۔ یہ مالی عبادت ہے جو استطاعت رکھنے والے مسلمان اپنے غریب و مفلس بھائیوں کے لئے کرتے ہیں اس سے اخوت و برادری لوگوں سے ہمدردی اور برابری و مساوات کی وہ روح پیدا ہوتی ہے جو امن عالم کے لئے ضروری ہے۔

چوتھی قسم عبادت کی حج ہے یعنی عرب کے ملک میں جا کر ان پاک مقامات کی زیارت کرنا جہاں خدا کے پاک نبیوں نے خدا کی خاطر قربانیاں کیں۔ خانہ کعبہ اور مکہ دراصل خدا کے نبی ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام کی قربانیوں کو تازہ کرتے ہیں جو انہوں نے خدا کی خاطر کیں۔ کس طرح بوڑھے پیغمبر نے خدا کی خاطر اپنے اکلوتے ۴

۴ بیٹے اسماعیل اور ان کی والدہ ہاجرہ کو عرب کے بیابان میں اکیلا چھوڑ دیا تاکہ وہاں وہ خدا کے گھر کے رکھوالے ہوں۔ یہ وہ اسمٰعیل تھے جو اپنے مقدس باپ کی خواب کو پورا کرنے کے لئے اپنے

"ایک عزیز کے نام خط"

چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی ایک بلند پایہ تصنیف

"ایک عزیز کے نام خط" محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی بہت بلند پایہ تصنیف ہے جسے مکرم ملک فضل حسین صاحب مینجر احمدیہ کتابستان ربوہ نے شائع کیا ہے۔ اس تصنیف میں چوہدری صاحب موصوف نے اپنے ایک عزیز کو مخاطب کر کے وہ راستہ بتایا ہے جس پر چل کر انسان ایک با اخلاق اور باخدا انسان بن سکتا ہے۔ ایمان اور عمل کا شاید ہی کوئی پہلو ایسا ہوگا جس پر آپ نے روشنی نہ ڈالی ہو اور پھر اس کی حکمت اور افادیت کو ذہن نشین نہ کرایا ہو۔

ہر چند کہ کتاب زیادہ ضخیم نہیں اور چھوٹے سائز کے صرف ۱۴۷ صفحات پر مشتمل ہے۔ پھر بھی اس میں کم و بیش ۶۶ عنوانات کے تحت اسلام کے مختلف احکامات کو اس خوبی اور عمدگی سے واضح کیا گیا ہے کہ ہر بات دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔

نوجوانوں کی زندگیوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے سانچے میں ڈھالنے اور انہیں اس کے رنگ میں رنگین کرنے کے اعتبار سے یہ کتاب بے حد مفید اور اہم ہے۔ اس لئے نئی نسل کے نوجوانوں کے لئے اس کا بغور مطالعہ بہت ضروری ہے۔ اس کو پڑھنے سے انہیں معلوم ہوگا کہ ان کی زندگی کا مقصد کیا ہے اور اس مقصد کے حصول میں وہ کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں۔ احمدی نوجوانوں کے زیر مطالعہ رہنا چاہئے تاکہ انہیں اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہوتا رہے اور وہ ایسے اعمال بجا لاتے رہیں کہ جن کی وجہ سے ان کے لئے ان ذمہ داریوں کو ادا کرنا کبھی دشوار معلوم نہ ہو۔ میں امید کرتا ہوں کہ بلا استثناء ہر احمدی نوجوان نہ صرف اس کتاب کو خریدے گا بلکہ اس کا بغور مطالعہ کرے گا۔ اور پھر اس کے مطابق عمل کرنے کی بھی کوشش کرے گا۔

(مہتمم تربیت و اصلاح خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اطلاعات

(۱) بھرتی بی ڈی (پی) برانچ آف پی اے ایف } برائے کورس اگست ۱۹۶۲ء بروز سوموار۔ بدھ۔ ہفتہ

۹ بجے روزانہ ۱۸؍۱۱ سے دفتر بھرتی ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور۔ امیدواران اصل اسناد میٹرک پیش کریں۔ شرائط:۔ غیر شادی شدہ۔ میٹرک سائنس فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن یا سینئر کیمبرج (فزکس و جنرل سائنس) عمر ۱/۸/۶۲ کو ۱۵ تا ۱۷ ۲/۱ ۔ (پ پ ٹ ۱۶؍۱۱؍۶۱)

(۲) داخلہ نیشنل ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس آف پاکستان } انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنیکل سٹڈیز نمبر ۵۳ سیٹیلائٹ

ٹاؤن راولپنڈی پراسپکٹس بمعہ فارم داخلہ دو روپے میں نیشنل بنک آف پاکستان لمیٹڈ سٹی برانچ راولپنڈی سے یا نیشنل بنک آف پاکستان لمیٹڈ میکلوڈ روڈ کراچی سے حاصل کریں۔ فارم داخلہ بعد تکمیل بمعہ فیس داخلہ دونوں بنکوں میں داخل کرائی جا سکتی ہے۔ (پ پ ٹ ۱۶؍۱۱؍۶۱)

(۳) لارنس کالج گھوڑا گلی } داخلہ مارچ ۱۹۶۲ء کے لئے درخواستیں بنام پرنسپل ۲۶؍۱۱؍۶۱ تک۔ تفصیلات پرنسپل سے۔ تعلیم کا میڈیم انگلش

انتخابی ٹیسٹ ذہانت۔ شرط عمر ۵ یا ۶ سال (پ پ ٹ ۱۶؍۱۱؍۶۱) ناظر تعلیم ربوہ

دعائے مغفرت

محمد عاشق صاحب کارکن دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی اہلیہ عزیزہ بیگم جس کا دماغی توازن درست نہ تھا اور اسے لاہور مینٹل ہسپتال میں بغرض علاج داخل کروایا گیا تھا مورخہ ۱۶؍اکتوبر ۱۹۶۱ء کو لاہور میں وفات پا گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ موصیہ تھی۔ اس نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور دونوں بچیوں کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔ (عبد الحق شاکر واقف زندگی وکالت مال تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری والدہ محترمہ (بیگم چوہدری عبد الحی خانصاحب ریٹائرڈ پوسٹماسٹر مرحوم) کا کلا نونیا کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ڈاکٹر عبد القادر خان چوہدری
رام نگر چوبرجی۔ لاہور)

مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر جنوبی ربوہ کے زیر اہتمام

مسجد محمود میں سیرۃ النبی صلعم کا جلسہ

مورخہ ۱۳؍۱۰؍۶۱ بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب مسجد محمود میں زیر صدارت مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری نے کی۔ بعدہٗ ناصر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کی ایک نظم سنائی۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے اغراض جلسہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سیرۃ النبی کے جلسہ کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کر کے خدا تعالےٰ کی خوشنودی کو حاصل کر سکیں۔

اس کے بعد مکرم صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید نے پنجابی نظمیں پڑھ کر احباب کرام کو محظوظ کیا۔ بعد ازاں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک شعر

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ‏ ‏ ‏ ‏ نام اس کا ہے محمد دلبر میرا یہی ہے

کے موضوع پر تقریر کر کے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ کرام رضوان اللہ کو سرور دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم سے کس قدر اخلاص اور شغف تھا۔

بعدہٗ مکرم عبد الرشید صاحب سماٹری متعلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ پھر مکرم شیخ عبد القادر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمنوں کے ساتھ سلوک کے بارہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ نے شدید دشمنی کرنے والوں کو بھی معاف کر کے اخلاق کا ایک اعلےٰ نمونہ قائم فرمایا ہے۔

آخر پر صاحب صدر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں کے ساتھ سلوک ان کے مقام کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہی تمام انبیاء میں منفرد ہیں۔ جنہوں نے عورت کی عزت کو قائم کر کے دنیا میں صنف نازک کے جذبات و احساسات کی حفاظت فرمائی — پھر مکرم چوہدری عبد العزیز صاحب مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے تمام معززین و سامعین اور محلہ کے زعیم اور ان کے منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے جلسہ کو کامیاب اور بارونق بنایا۔

بالآخر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب صدر جلسہ نے دعا فرمائی اور جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

بقایا جات چندہ وقف جدید

بقایا جات کی یاد دہانیوں کے خطوط جماعتوں اور احباب کرام کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں۔ حسابات کا مقابلہ کر کے جسقدر چندہ قابل ادا ہو وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔ چونکہ جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اور وقف جدید کا مالی سال بھی دسمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ اس لئے جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ حسب وعدہ اپنا چندہ بلا تاخیر روانہ فرما دیں آپ کی رقم کا مصرف صحیح اور صرف اشاعت اسلام پر ہوتا ہے اس لئے امید ہے کہ آپ بخوشی امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوتے اپنی وعدہ کردہ رقم بھجوا کر اللہ سے اجر پائینگے۔

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب سکرٹری مال کھوکھر غربی ضلع گجرات آج کل بعض مشکلات میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ مولوی صاحب کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں تا کہ اللہ تعالےٰ ان کی پریشانیوں کو دور کر دے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

(۲) خاکسار کے بھائی بشیر محمد صاحب کچھ عرصہ سے پھیپھڑوں سے خون آنے کی وجہ سے بیمار ہیں بزرگان سلسلہ ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں۔

قدرت اللہ قریشی دار الرحمت فیکٹری ایریا ربوہ

عوام کی خوشنودی حاصل کرنا پولیس کا اولین فرض ہے

پولیس اور شہری کے موضوع پر لاہور میں مجلس مذاکرہ کا افتتاح

لاہور ۱۹ اکتوبر۔ پولیس اور شہری کے موضوع پر مجلس مذاکرہ کا افتتاح کرتے ہوئے صوبائی گورنر ملک امیر محمد خان نے آج تیسرے پہر کہا کہ پولیس کے معاملہ میں عوام کے انداز فکر میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے۔ لیکن جس نوع کا ان میں ربط قائم ہونا چاہئے تھا۔ وہ اب تک نہیں ہؤا۔ آپ نے کہا کہ پولیس اور باقی تمام سرکاری ملازموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کے کام کے بارہ میں آخری فیصلہ عوام کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لئے انہیں عوام ہی کے لئے محنت کرنا اور انہی کی خوشنودی حاصل کرنا چاہئے۔

صوبائی گورنر نے پولیس کے محکمہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایسا اقدام جس سے اس محکمہ کی کارکردگی بہتر ہو اور اسے عوام کی خدمت کے لئے زیادہ سے زیادہ آمادہ کرے مستحسن ہوگا گورنر نے کہا کہ بدقسمتی سے ہمارے ہاں پولیس اور شہریوں میں جس درجہ ربط کی ضرورت ہے وہ نہیں ہو سکا۔ آپ نے مجلس مذاکرہ کے شرکاء سے یہ توقع وابستہ کی کہ وہ پولیس اور عوام کے درمیان بہتر تعلقات پیدا کرنے کے لئے سفارشات پیش کریں گے۔

ملک امیر محمد خان نے اپنی تقریر میں پولیس کی ذمہ داریوں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ پولیس کو کٹھن اور گراں فرائض انجام دینا پڑتے ہیں۔ پولیس وردی میں پڑتا ہے۔ اس لئے اس کی پہچان آسانی سے ہو سکتی ہے عوام میں پولیس والوں کی حرکات پر کڑی نظر رکھتے ہیں اور دوسرے ان کی پہچان کے باعث بعض ایسی غلطیاں جو دوسرے سرکاری ملازموں سے سرزد ہوں تو لوگوں کے نوٹس میں نہیں آتیں۔ پولیس افسروں کے معاملہ میں کھٹکنے لگتی ہیں۔ اس طرح پولیس آزمائش کی کسوٹی پر رہتی ہے۔ لہٰذا یہ اور بھی ضروری ہے کہ پولیس اپنے طریق عمل سے عوامی توقعات کے معیار پر پوری اترے۔

پاکستان کے خلاف روسی وزیراعظم کی تقریر

ماسکو ۱۹ اکتوبر۔ روسی وزیراعظم نکیتا خروشچیف نے یہاں روسی کمیونسٹ پارٹی کی کانگریس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کا ذکر کیا اور کہا کہ وہاں کا حکمران طبقہ جمہوریت پسندوں اور ترقی پسندوں سے تعاون کرنے سے ڈرتا ہے۔ اور سامراجیت اور جاگیردارانہ نظام کا حاشیہ بردار ہوتا ہے۔ اور آمرانہ طریقے اختیار کرتا ہے۔ آپ نے کہا کہ پاکستان کے اس افسوسناک حشر سے دوسرے ملکوں کے لوگوں کو تشویش لاحق ہوتی ہے۔ روسی وزیراعظم نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان میں بااثر عناصر قومی اتحاد کو تباہ کر رہے ہیں اور ترقی پسند لیڈروں اور خاص طور پر کمیونسٹوں کو دبا رہے ہیں۔

فصل خریف اٹھانے پر پابندی

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سیالکوٹ نے دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت حکم دیا ہے کہ کسی مزارعہ کو فصل خریف ۱۹۶۱ء اس وقت تک کھلیان سے اٹھانے کی اجازت نہیں ہوگی جب تک وہ مالک اراضی یا زمین کے الاٹی کو اس کا مقررہ حصہ پیداوار ادا نہ کر دے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میاں نذیر احمد صاحب سہگل کی اہلیہ محترمہ صاحبہ کو بلڈ پریشر و بائیں جانب کمزوری پیدا ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (عبد القیوم از چنیوٹ)

(۲) خاکسار عرصہ سے دل اور دماغ کے عارضہ سے بیمار ہے۔ جماعت اور درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(خواجہ محمد احمد غلہ منڈی ربوہ)

(۳) میرا لڑکا عزیزم رشید احمد عرصہ دو ماہ سے زیر علاج ہے۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد علی احمدی مکان ۳۲ ہم مثدرہ کوٹھی گلبرگ۔ لاہور)

ہم۔ ایک نئی زندگی ملتی ہے وہاں وہ اس دنیا کے لئے جس میں وہ رہتا ہے ایک نئی زندگی چاہتا ہے۔

عبادت اور اس کی ضرورت

(بقیہ صفحہ ۵)

گلے پر چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور یہی وہ مقدس نبی ہیں جن کی آئندہ نسل سے نبی عرب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جن کے متعلق خدا تعالےٰ نے فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعلمین اس رحمت عالم۔ اس فخر نوع انسانی نے خدا کی توحید۔ اس کی صفات۔ اس کے ذکر اور اس کی عبادت کو دنیا میں پھیلایا۔ ایک عالمگیر امن کی بنیاد رکھی اور دھڑکتے دلوں اور بے قرار انسانوں کو قرار بخشا۔ حج میں جس رنگ کی عبادت بجا لائی جاتی ہے اس سے اجتماعیت اور مرکزیت کی روح پیدا ہوتی ہے۔ ملک و قوم کے لئے قربانی کا احساس پیدا ہوتا ہے اور بنی نوع کی ہمدردی اور ان کی بے لوث خدمت کی رو پیدا ہوتی ہے اس طرح جہاں حج کرنے والے کو ایک ۴

مغربی پاکستان ہائیکورٹ نے اوقاف آرڈی ننس کو جائز قرار دیدیا

ہائیکورٹ آرڈیننس کے جواز کو زیربحث لانے کا پورا اختیار رکھتی ہے

لاہور ۱۸ اکتوبر۔ صوبائی ہائیکورٹ کے ڈویژن بنچ مشتمل بر مسٹر جسٹس شبیر احمد اور مسٹر جسٹس شیخ انوار الحق نے قرار دیا ہے کہ مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی جانب سے جاری کردہ مارشل لاء آرڈر نمبر ۳۲ اس امر کے سلسلہ میں ہائیکورٹ کے دائرہ اختیار کو محدود نہیں کرتا کہ وہ وقف جائدادوں سے متعلقہ آرڈیننس کے قانونی جواز یا عدم جواز کو زیربحث لائے۔

فاضل ججوں نے قرار دیا ہے کہ ہائیکورٹ کو اس آرڈیننس کی صحت پر بحث کرنے کا کلی اختیار حاصل ہے۔ اگر حکومت کا منشا یہ ہوتا کہ ہائیکورٹ کے دائرہ اختیار کو محدود کیا جائے تو اس سلسلہ میں چیف ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء کوئی ریگولیشن یا مارشل لاء آرڈر جاری کرتے اس سلسلہ میں مغربی پاکستان کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو کوئی حکم جاری کرنے کا اختیار حاصل نہیں۔ ہائیکورٹ کے فاضل ججوں نے اس رائے کا اظہار گوجرانوالہ کے سیشن جج مسٹر محسن زیدی کے ایک فیصلہ کے خلاف چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی جانب سے دائر کردہ ایک اپیل منظور کرتے ہوئے کیا فاضل سیشن جج نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا تھا کہ گجرات کے شاہ دولہ کی املاک کو وقف املاک نہیں کہا جا سکتا۔ اسلئے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف نے ان املاک کو سرکاری تحویل میں لینے کا جو اقدام کیا ہے۔ وہ درست نہیں — فاضل ججوں نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا ہے کہ آرڈیننس کی رو سے شاہ دولہ کی جائداد وقف املاک ہے اور اسے سرکاری قبضہ میں لینے کی کارروائی درست ہے۔ فاضل ججوں نے چیف ایڈمنسٹریٹر اوقاف کی یہ درخواست منظور نہیں کی کہ سیشن جج نے اپنے فیصلہ میں ان کے متعلق جو ریمارکس دئے تھے۔ انہیں حذف کر دیا جائے

غیر ملکی سرمایہ دار پاکستان میں سرمایہ لگائینگے

کراچی ۱۹ اکتوبر۔ ادارہ ترقی سرمایہ کاری کے چیئرمین مسٹر امجد علی نے کہا کہ غیر ملکی سرمایہ دار پاکستان میں سرمایہ لگانے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن وہ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان کن خاص منصوبوں میں ان کی شرکت کا خواہاں ہے مسٹر امجد علی نے اخبار نویسوں سے بات کے دوران مزید کہا کہ اس سلسلہ میں منصوبوں کا ایک خاکہ تیار کر رہا ہوں۔ جو مختلف ملکوں کو بھیجا جائے گا۔ مسٹر امجد علی نے حال ہی یورپ اور کویت کا ایک ماہ کا دورہ کیا۔ جس کے دوران آپ ویانا۔ کوپن ہیگن ہیگ ایمسٹرڈم لندن، برمنگھم اور کویت گئے۔ آپ نے ۱۵ ستمبر کو ویانا میں عالمی بنک کی کانفرنس میں شرکت کی اور پاکستان میں سرمایہ کاری کے امکان پر آسٹریلیا کے ایوان تجارت کے ارکان سے بات چیت بھی کی۔ مسٹر امجد علی نے سویڈن میں آنجہانی ہیمرشولڈ کی تدفین کی رسوم میں پاکستان کی نمائندگی کی تھی۔

کرشنا مینن کو ناکام بنانے کے لئے متحدہ محاذ

بمبئی ۱۸ اکتوبر۔ آئندہ عام انتخابات میں بھارتی وزیر دفاع مسٹر کرشنا مینن کو ناکام بنانے کے لئے اپوزیشن کی تین پارٹیوں نے متحدہ محاذ بنایا ہے۔ چنانچہ پرجا سوشلسٹ پارٹی۔ سوتنتر پارٹی اور جن سنگھ نے مسٹر کرشنا مینن کے مقابلے میں آزاد امیدوار کرپلانی کی حمایت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

اقوام متحدہ کے فنڈ میں پاکستان کا چندہ

اقوام متحدہ ۱۸ اکتوبر۔ پاکستان ۶۲-۱۹۶۱ء کے لئے اقوام متحدہ کے فنڈ میں تین لاکھ انچاس ہزار نو سو اکہتر ڈالر چندہ دے گا۔ اقوام متحدہ میں پاکستان کے نمائندے چودھری محمد ظفر اللہ خان نے یہ اعلان کیا۔ آپ نے کہا کہ دوسرے پانچ سالہ منصوبہ کے سلسلہ میں پاکستان پر اخراجات کا بار ہے۔ پاکستان کو ایک ارب ارسٹھ کروڑ ڈالر غیر ملکی امداد ملنے کی توقع ہے پاکستان نے اقوام متحدہ کے خاص فنڈ میں پچاس ہزار ڈالر زیادہ دئے ہیں۔ اس فنڈ سے کم ترقی یافتہ ممالک میں صنعتی منصوبوں پر سرمایہ لگایا جاتا ہے

پتہ مطلوب ہے

چوہدری عبدالمجید صاحب ولد سیر حیا نوالی محلہ خنکی خیل جہاں کہیں ہوں فوراً اپنے پتہ سے اطلاع دیں تاکہ ان سے ایک ضروری خط و کتابت کی جائے اگر کسی دوست کو علم ہو تو چوہدری صاحب کی اطلاع دیدیں۔ عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ میانوالی۔

ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے لئے ٹینڈرز

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۱-۶۲ء دیئے جاویں گے خواہشمند احباب ٹنڈر دے کر ممنون فرماویں۔

نوٹ:۔ ٹنڈر ۱۰/۱۱/۶۱ تک لئے جاویں گے اور یہ ضروری نہ ہو گا کہ ٹھیکہ اسی کو دیا جاوے جس کے ریٹ کم ہوں۔ بلکہ جس کو افسر صاحب جلسہ سالانہ دینا چاہیں اسی کو دیا جائے گا ٹنڈر افسر صاحب جلسہ سالانہ کے نام بھجوائیں۔

(۱) ٹھیکہ گوشت گائے
(۲) ٹھیکہ گوشت بکرہ
(۳) ٹھیکہ نانبائیاں
(۴) ٹھیکہ باورچیاں
(۵) ٹھیکہ آب رسانی
(۶) ٹھیکہ روشنی
(۷) ٹھیکہ صفائی

(ناظم سپلائی)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٭ لاہور ڈویژن

اعلان

درج ذیل سٹیشنوں پر وینڈنگ کے ٹھیکے پر کرنے کے لئے رجسٹرڈ درخواستیں مطلوب ہیں جو اس دفتر میں زیادہ سے زیادہ یکم نومبر ۶۱ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔ درخواستیں موزوں قابلیت رکھنے والے ایسے افراد اور فرموں سے مطلوب ہیں۔

(الف) جنہیں وینڈنگ کا سابقہ تجربہ ہو۔ یا کیٹرنگ کے کام میں شریک رہے ہوں۔

(ب) جو اس بات کا اطمینان بخش ثبوت مہیا کر سکیں کہ ان کے پاس مستعدی کے ساتھ مسافروں کی خدمات بجا لانے کے لئے مال اور دیگر ضروری وسائل موجود ہیں۔

(ج) جنہیں یہ عہد کرنا ہو گا کہ وہ خود یا اپنے انتظام کے ذریعہ کاروبار کو چلائیں گے۔ اور منافع کمانے کی خاطر ٹھیکہ کسی اور کو دے کر محض درمیانی واسطہ نہیں بنیں گے۔

(د) وہ ٹھیکیدار جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر پہلے سے وینڈنگ کیٹرنگ کا ٹھیکہ چلا رہے ہوں۔ وہ اس شرط کے ساتھ درخواست دے سکتے ہیں کہ جس ٹھیکے کے لئے انہوں نے درخواست دی ہے اگر وہ انہیں الاٹ ہو گیا تو وہ موجودہ ٹھیکے سے دست بردار ہو جائیں گے۔

نوٹ:۔ درخواستیں کسی فرم یا کمپنی کی جانب سے ہونے کی صورت میں یہ ضروری ہے کہ وہ رجسٹرار آف فرمز پنجاب لاہور کے پاس رجسٹرڈ ہوں۔ رجسٹرار آف فرمز پنجاب لاہور کی طرف سے جاری کئے گئے۔ پارٹنرشپ ڈیڈ فارم "اے" اور رجسٹریشن فارم "سی" کی مصدقہ نقول درخواستوں کے ساتھ منسلک ہوں۔

(۲) درخواست دینے والے افراد اپنے والد کا نام بھی تحریر کریں۔ اسی طرح زیادہ افراد کی صورت میں ہر ایک حصہ دار کے والد کا نام لکھا جانا چاہیئے۔

(۳) سابقہ پیشہ اور چال چلن کے بارے میں مجسٹریٹ کا سرٹیفکیٹ اصل یا اس کی مصدقہ نقل بھی درخواست کے ساتھ پیش کی جائے۔

(۴) ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کوئی وجہ بتائے بغیر کسی ایک یا تمام درخواستوں کو مسترد کرنے کا حق محفوظ رکھتے ہیں۔

(۵) اس دفتر میں ضروری دستاویزات کے بغیر یا مقررہ تاریخ کے بعد موصول ہونے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

نمبر شمار	سٹیشن	اشیاء
۱۔	گوجرانوالہ ٹاؤن	روٹی۔ مشروبات۔ پھل۔ مٹھائی اور سگریٹ
۲۔	راجہ جنگ	مشروبات پھل اور سگریٹ

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور)